(۱) کیمپ پر واقعی نامعلوم افراد کے ذریعے حملہ ہوا۔

(۲) مسلمانوں کی نسل کشی کا بہانہ ڈھونڈنے کی خاطر حکومت نے خود ہی حملے کا ڈرامہ رچایا۔

(۳) حملہ انڈیا نے کرایا ہے، کیونکہ انڈیا کا اس ملک پر بہت زیادہ اثر و رسوخ ہے اور انڈین حکومت مسلمانوں کے خلاف تمام اخلاقی و انسانی حدود پھلانگ رہی ہے۔

بہر حال بغیر کسی تحقیق و ثبوت کے، اس واقعے کے چند دنوں کے اندر مسلمانوں کے 1300 گھر نذرِ آتش کیے گئے۔ بے تحاشا ٹارگٹ کلنگ اور ریپ کے واقعات ہوئے۔ ایک ہی روز 86 افراد کی ٹارگٹ کلنگ ہوئی۔ جن کشتیوں میں روہنگیا مسلمان بھاگ نکلے، انہیں بھی ٹارگٹ کیا گیا۔

اسلامی ممالک میں عملی اقدام کی جرأت نہیں ہے۔ اس لیے ''سیکولر'' عالمی طاقتیں اپنے مفادات کے حصول کے لیے ''انسانی حقوق'' کا رونا روتی ہیں۔ اور مسلمانوں کے خلاف پیش آنے والے واقعات کو ''اندرونی معاملہ'' قرار دے کر حقوقِ انسانیت کو طاق نسیان میں پھینکتی ہیں اور انتہائی تعصب کا ٹھیکہ لیتی ہیں۔

چنانچہ امریکہ نے کہا: معاملہ بڑا احساس ہے، اس لیے وہ برما کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔

صرف ''ہیومن رائٹس'' والے نمبر بنانے کی خاطر میڈیا پر شور مچا رہے ہیں، جس کے طفیل عالم اسلام کو ان کی صورت حال کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

جنرل راحیل شریف کی تین شرائط

۱: ''مشترکہ فوجی اتحاد میں ایران، انڈونیشیا اور ملائشیا کو شامل کیا جائے۔''

۲: ''وہ کسی کے ماتحت کام نہیں کریں گے۔ یعنی کوئی حکمران مجھے حکم نہیں دے سکتا۔''

۳: ''انہیں ثالثی کا اختیار بھی دیا جائے۔''

''پہلی شرط'' بڑی عجیب ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جس طرح اسلامی فرقے دینی عقائد اور عبادات میں متفق نہیں، اسی طرح اسلامی ممالک اپنے معاملات اور دنیاوی مفادات میں اختلافات اور تصادم کے شکار ہیں۔ اگر مذکورہ ممالک عالم اسلام کے مشترکہ مقاصد کی خاطر اتحاد میں شرکت کرنا چاہیں، تو انہیں ''خوش آمدید'' کہنے میں اختلاف نہیں ہوسکتا۔